

ہوش مندوں سے تو بڑھ کر ہیں ترے دیوانے
 کوئی در تک کوئی دیوار تک آپہنچا ہے
 رحم فرمائیے اب میری زبوں حالی پر
 ضبطِ غم طعنہ اعیان تک آپہنچا ہے
 اس قدر مست مئے شہزادوں ہوں مخمور
 کیفِ بادہ مرے اشعار تک آپہنچا ہے

رباعیات

(جناب شارق میرٹھی الہم۔ لے)

”توفیقِ خودی“

بڑھتی ہوئی رو بھیجھوڑ ڈالی میں نے
 ہر بندش موج توڑ ڈالی میں نے
 توفیقِ خودی ہوئی جو شامل حال
 طوفان کی کلائی موڑ ڈالی میں نے
 ”سہارا“

دیتے ہوں پناہ گر کنارے تو نہ لے
 دیتے ہوں صنیا اگر ستارے تو نہ لے
 ٹوٹے ہوئے دل کے گک سہارے کے حضور
 ملتے ہوں اگر لاکھ سہارے تو نہ لے
 ”پیش کش“

غم کی بھی کٹھک کا لطف پاتے جاؤ
 تلخی کی بھی لذتیں اٹھاتے جاؤ
 پھولوں کی شراب نوش کرنے والو
 اک زہر کا جام بھی چڑھاتے جاؤ
 ”رقص“

طوفان کی صدا پہ رقص کرتا ہوں میں
 امواجِ بلا پہ رقص کرتا ہوں میں
 ہر لحظہ حیات کا اشارہ باکر
 دامنِ فنا پہ رقص کرتا ہوں میں